تواریخ اشاعت ۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸ —

جلد ۴ | ۱۷ نبوت ۱۳۳۴ ہش - ۵ ربیع الثانی ۱۳۷۵ھ - ۱۷ نومبر ۱۹۵۵ء | نمبر ۴۶

اسلام — ایک مغربی نظریہ

(۲)

نوشتہ مسٹر جیمس - اے مائکنر

گذشتہ اشاعت میں مسٹر مائکنر کے مضمون کے ترجمہ کی پہلی قسط شائع کی جا چکی ہے۔ یہ مضمون دنیا کے مشہور اور کثیر الاشاعت ماہنامہ ریڈرز ڈائجسٹ (Readers Digest) مئی ۱۹۵۵ء میں شائع ہوا ہے۔ اگرچہ اس میں مضمون نگار سے اسلامی نقطہ نگاہ پیش کرنے میں بعض غلطیاں سرزد ہو گئی ہیں۔ لیکن مجموعی حیثیت سے یہ مضمون بہت عمدہ ہے اور اس ذہنی انقلاب کا آئینہ دار ہے جو اہل مغرب کے دل و دماغ میں اسلام کے متعلق پیدا ہو چکا ہے۔

برکات احمد راجیکی از قادیان

"بہت سے مقدس نام جن کا تعلق عیسائیت اور یہودیت سے ہے قرآن کریم میں پائے جاتے ہیں مثلاً اہم سورتوں میں سے پانچ کے نام نوح۔ یونس۔ یوسف ابراہیم۔ مریم ہیں۔ مندرجہ ذیل نام اگرچہ کسی سورت کے عنوان نہیں لیکن ان کا ذکر بہت اہمیت رکھتا ہے مثلاً آدم۔ داؤد۔ جالوت۔ ایوب۔ موسیٰ۔ لوط اور سلیمان۔

اسلام کی بنیاد کافی حد تک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے گذرے ہوئے چار انبیاء کے الفاظ پر ہے۔ یعنی عیسیٰ۔ نوح۔ ابراہیم اور موسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ قرآن اس بات کو تسلیم نہیں کرتا۔ کہ حضرت عیسیٰ خدا کے بیٹے تھے۔ یا یہ کہ آپ کی وفات سُولی پر ہوئی۔ اگر مسیح علیہ السلام کو خدا کا بیٹا قرار دیا جائے تو مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق وہ خدا تعالےٰ کی توحید میں شریک بنتے ہیں۔ اور توحید کا مسئلہ اسلام کا بنیادی مسئلہ ہے۔ علاوہ ازیں اس طرح یہ دلیل مشکل ہو جائے گی۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری اور کامل شریعت (الہام) کے حامل ہیں۔ اور یہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔

قرآن کریم نے اپنے مباحث میں نمایاں طور پر معاملاتی زندگی کی تفصیل بیان کی ہے۔ وہ اپنی ایک مشہور عبارت میں ہدایت دیتا ہے کہ:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنتُم بِدَيْنٍ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ ... وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِن رِّجَالِكُمْ ... أَن تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَىٰ ... ذَٰلِكُمْ أَقْسَطُ عِندَ اللَّهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَىٰ أَلَّا تَرْتَابُوا ... الخ

یعنی جب تم ایک دوسرے کے ساتھ دین دین کا ایسا معاملہ کرو جس کا اثر آئندہ پڑتا ہو تو اس کو لکھ لو۔ اور اس پر دو گواہ بناؤ۔ تاکہ اگر ان میں سے ایک غلطی کرے تو دوسرا اس کو یاد دلا سکے یہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک انصاف کے زیادہ قریب ہے۔ اور شہادت کے اعتبار سے زیادہ مناسب ہے اور اس سے تمہارے درمیان شکوک و شبہات آسانی سے رک سکیں گے۔

قرآن کریم کا ایک حد تک اپنے آپ کو وقف کرنا اور قابل عمل ہدایات دینا اس کو بے مثل ثابت کرتا ہے۔ ہر مسلمان قوم میں بہت سے ایسے شہری پائے جاتے ہیں۔ جو اس بات پر یقین رکھتے ہیں۔ کہ ان کے ملک کی حکومت صرف اسی وقت بہتر طور پر چل سکتی ہے۔ جب اس کے قوانین قرآن کے مطابق بنائے جائیں

احادیث۔ قرآن کریم کے علاوہ اسلام کی بنیاد احادیث پر ہے یعنی جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور عمل کیا۔ یہ زیادہ تر گھریلو کی ہزاروں کتب میں بھری ہوئی گنت تنقید پر مشتمل ہیں۔ اور وہ متفرق باتیں ہیں۔ جو اس عظیم شخصیت کی وفات کے بعد یاد رکھی گئیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے تقریباً دو سو سال بعد آپ کے متعلق چھ لاکھ سے زیادہ روایات مشہور تھیں۔ اور کئی بڑے بڑے علماء نے تاریخی صحت کے مدنظر ان کی پڑتال کرنے کا کام اپنے ذمہ لیا۔ پانچ لاکھ ستانوے ہزار سے زیادہ روایات رد کر دی گئیں۔ بقیہ تعداد جن کو احادیث سے موسوم کیا جاتا ہے۔ مخلص مسلمانوں کے لئے قابل قبول ہیں۔

اسلام میں فہم و فراست کا بہت سا حصہ انہی احادیث سے اخذ کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر:- ایک اندھیری رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے اپنی ایک بیوی کو گھر پہنچانے کے لئے اس کے ساتھ گئے۔ رستہ میں آپ نے دو آدمیوں کو سایہ میں ہنسی مذاق کرتے دیکھا۔ آپ نے ان کو بلایا۔ اور اپنی زوجہ محترمہ کے منہ سے کپڑا اٹھا کر کہا کہ "دیکھو یہ میری بیوی ہے جس کے ساتھ میں جا رہا ہوں۔ جب ان اجنبی آدمیوں نے معذرت کی اور آپ پر اپنے اعتماد کا اظہار کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ" مجھے اپنے اوپر اعتماد کے متعلق تشویش نہیں۔ لیکن میں یہ نہیں چاہتا کہ تمہارے اندر شبہ پیدا ہونے سے تمہارے ایمان کو نقصان پہنچے"

ایک دفعہ ایک یہودی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور شکایت کی۔ کہ آپ کے ایک ذمہ دار کارکن نے یہودیوں کے جذبات کی یہ دعویٰ کر کے کہ آپ کا درجہ حضرت موسیٰ سے بڑا ہے توہین کی ہے۔ رسول کریم نے اپنے کارکن کو بلا کر فرمایا۔ کہ تمہیں ایسا نہ کہنا چاہیئے تھا۔ دوسرے لوگوں کے احساسات کا احترام کرنا ضروری ہے"۔

مسلمانوں کے دین اور تہذیب کے بہت سے مؤثر عناصر ان روایات میں پائے جاتے ہیں۔ ہر مسلمان کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یعنی اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بے حد کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ کے الفاظ کو دہراتا ہے۔ یہ قرآن کریم کی ابتدائی آیت ہے مسلمان ایک دوسرے کو اپنے روایتی آداب:- السلام علیکم یعنی "آپ پر سلامتی ہو" سے یاد کرتے ہیں۔ باجماعت نماز کے تمام ارکان بشمولیت اذان کے احادیث سے ہی لئے گئے ہیں۔

بعض احادیث نے مغربی طریق کار پر بھی اثر ڈالا ہے۔ ایک دفعہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ایک گدھے کے چہرے پر داغ لگاتے دیکھا۔ آپ نے اس کی غرض دریافت کی۔ تو آپ کی خدمت میں گلہ بانوں نے عرض کیا کہ اہل روما نے ہمیں چوری سے بچنے کے لئے یہ طریق سکھایا ہے"۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لمحہ کے تامل و فکر کے بعد فرمایا "جانور کا چہرہ اس کے جسم کا سب سے زیادہ حساس حصہ ہے۔ اگر داغ دینا ضروری ہو تو سرین پر دیا کرو۔ جہاں پر گوشت زیادہ ہوتا ہے"۔ بعد ازاں یہ رواج دنیا میں پھیل گیا۔

کامیاب جرنیل ہونے کے اعتبار سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران جنگ میں عمدہ برتاؤ کرنے کے متعلق بہت سی روایات چھوڑی ہیں۔ آپ ارشاد فرماتے ہیں:-

"دیانتداری کے ساتھ تمام وعدوں اور معاہدات کو پورا کرو۔ دھوکہ اور فریب سے بچو۔ اور مردہ دشمن کے جسم کو مت بگاڑو۔ کسی عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور مذہب کے نام پر زندگی وقف کرنے والے شخص کو قتل نہ کرو۔ مقدس چیزوں۔ باغات اور فصلوں کو تباہ نہ کرو"۔

اگرچہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم معجزات کے متعلق شک میں تھے۔ اور آپ نے کئی معجزات طلب کرنے والوں کو سرزنش کی۔ تاہم بہت سے معجزات آپ کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ لیکن "محمد اور پہاڑ" کی مشہور کہانی کا تعلق ایک جاہل فقیر سے ہے۔ جس کا نام محمد تھا۔ اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی سو سال بعد ترکی میں رہتا تھا۔ یہ شعبدہ بازی کے دوران میں اس نے اعلان کیا۔ کہ کل وہ قریب کے پہاڑ کو اپنے پاس بلائے گا۔ جب پہاڑ نہ آیا تو اس نے اپنے کندھوں کو جنبش دی اور کہنے لگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاعات

ربوہ ۱۲ نومبر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

" طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے"۔ الحمد للہ۔

۱۳ نومبر" طبیعت بفضلہ تعالےٰ کل کی نسبت اچھی ہے۔ کل کچھ بھوک بند ہو گئی تھی۔ مگر شام کے وقت کھانا کچھ کھایا جا سکا"

۱۴ نومبر" طبیعت کل جیسی ہی ہے"

۱۵ نومبر۔ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ طبیعت کچھ خراب ہے"۔ (الفضل)

احباب اپنے مقدس آقا کی صحت کاملہ و درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعا ئیں جاری رکھیں۔

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

"اچھا میں پہاڑ کے پاس چلا جاتا ہوں"۔

تمام احادیث سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بزرگ کی حیثیت سے ان کے ہم مذہب بہت عزت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ جو خدا تعالیٰ کی ذات سے گہرا تعلق رکھنے والا شخص پاتے تھے۔ آپ نے یہ تعلیم دی کہ غلاموں کو آزاد کر دینا چاہیئے۔ باپ لڑکیوں کو قتل کر دیں۔ وہ لوگ جو مظلوم ہیں دنیا کے وارث ہوں گے۔ امن جنگ سے بہتر ہے۔ اور عدل و انصاف انجام کار غالب آتا ہے۔ اس امر کا کافی ثبوت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس بات کے متعلق پُر امید تھے کہ وہ لوگ جو خدا پر ایمان رکھنے میں مشترک ہیں ہمیشہ امن میں رہیں گے۔ یہ امر بھی تاریخی لحاظ سے ثابت ہے کہ ایک دفعہ جب عیسائیوں کا ایک وفد آپ کی ملاقات کے لئے آیا۔ اور ان کی عبادت کا وقت آگیا تو آپ نے فرمایا:-

"آپ لوگ اپنی عبادت یہاں مسجد میں کریں
یہ جگہ خدا تعالیٰ کے لئے وقف ہے"۔

مذہب:-

مسلمان بننے کے لئے پانچ ارکان پر عمل کرنا فرض ہے۔ اول یہ اقرار کرے کہ خدا کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ اس اقرار کا یہ مطلب نہیں کہ صرف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی خدا تعالیٰ کے رسول ہیں۔ یہودیوں کے نبی اور عیسائیوں کے نبی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی خاص تکریم کی گئی ہے جس امر میں مسلمان بحث کرتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین یعنی نبیوں کی مہر تھے۔ جو آپ خدا تعالیٰ کا آخری پیغام لائے تھے اور آپ کی شریعت دوسری شرائع پر حاوی اور ان کو منسوخ کرتی ہے۔

دوم مسلمان کے لئے یہ فرض ہے کہ وہ دن میں پانچ دفعہ نماز ادا کرے۔ نمازوں کے اوقات علی الصبح ظہر۔ عصر۔ مغرب اور عشاء ہیں۔ اسلامی ممالک کے تمام سائرین اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ عجیب معمولی طور پر ہندوستان مسجد میں سینکڑوں آدمی کندھے سے کندھا لگا کر کھڑے ہوتے ہیں جھکتے اور سجدہ کرتے ہیں اور ان کا منہ مکہ کی طرف ہوتا ہے۔ تو یہ مذہبی دنیا میں ایک نہایت غیر معمولی منظر نظر آتا ہے۔ یہی باجماعت نماز میں اسلامی اخوت کی داغ بیل رکھی جاتی ہے۔

سوم مسلمانوں کے لئے (جو صاحب نصاب ہوں) فرض ہے کہ وہ اپنی جائداد کا ۲½ فی صدی بطور زکوٰۃ ہر سال ادا کریں۔ عیسائیوں کے عُشر کی طرح اس معاملہ کا زیادہ تر انحصار لوگوں کی ضمیر اور نیک نیت پر ہے۔ یہ اصول بہر حال مسلمان قوم کے لئے بہت اہم ہے اور رفاہ عام کے لئے موجودہ زمانہ کے ٹیکسوں کا پیش خیمہ ثابت کرتا ہے۔

چہارم ہر سال ایک قمری مہینہ کے روزے طلوع صبح سے غروب آفتاب تک مسلمانوں کے لئے فرض کئے گئے ہیں۔ اور یہ تعجب ہے کہ مخلص مسلمانوں کی اتنی بڑی تعداد روزے رکھتی ہے۔ طلوع صبح سے پہلے ہر شخص اپنا آخری کھانا اور پانی کا آخری گھونٹ پی لیتا ہے۔ پھر سارا دن خواہ گرمی کس قدر ناتوان کر دینے والی ہو۔ ایک سچا مسلمان کھانے پینے سے باز رہتا ہے۔

پنجم۔ جو مسلمان جسمانی اور مالی لحاظ سے مقدرت رکھتا ہو۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ زندگی میں ایک دفعہ مکہ مکرمہ کا حج کرے۔ حج کی ادائیگی کے بعد وہ الحاج کہلانے کا مستحق ہوتا ہے۔ یہ طریق اس وقت رائج ہوا جب مسلمان اس مقدس شہر سے چند میل کے فاصلہ پر رہتے تھے۔ یہ طریق اب بھی جاری ہے۔ کیونکہ آجکل ایک براعظم سے دوسرے کی طرف سفر کرنا ضروری ہو گیا ہے۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ کوئی مذہب اسلام کی طرح سرعت سے نہیں پھیلا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات (سنہ ۶۳۲ء) تک اسلام نے عرب کے زیادہ حصّہ پر قبضہ کر لیا تھا۔ اس کے بعد جلد ہی اس نے شام۔ ایران۔ مصر۔ موجودہ روس کی نچلی سرحد اور شمالی افریقہ سے گذر کر سپین کے دروازہ تک فتوحات حاصل کیں۔ دوسری صدی میں اس کی ترقی اور بھی نمایاں ہو گئی۔

مغرب میں یہ خیال عام طور پر پایا جاتا ہے کہ مذہب اسلام کو یہ رد تلوار کے زور سے پھیلایا گیا۔ لیکن موجودہ زمانہ کا کوئی عالم اس خیال کو قبول نہیں کرتا۔ قرآن کریم میں ضمیر کی آزادی کے متعلق واضح تعلیم موجود ہے۔ اس امر کی مضبوط شہادت پائی جاتی ہے۔ کہ اسلام نے ان منفرق مذاہب کا خیر مقدم کیا جنہوں نے اس سے اچھا برتاؤ کیا۔ اور زائد محصول ادا کیا۔ دینفاظت ٹیکس ہے جو جزیہ کہلاتا ہے۔ اور فوجی خدمت کے بدلہ میں صرف ان لوگوں سے لیا جاتا تھا جو باوجود استطاعت کے فوجی خدمات سرانجام نہ دیتے تھے۔ (مترجم) محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی بھی تعلیم دی کہ "اہل کتاب" یہودیوں اور عیسائیوں کے ساتھ تعاون کیا جائے۔

مسلمانوں کے ساتھ یہودیوں یا عیسائیوں کی جنگیں اکثر ایسی ہیں۔ (بعض دفعہ اس لئے بھی کہ یہ اسنے مذاہب لڑنے پر اصرار کرتے تھے) اور قرآن کریم میں پرانے ننگ... کے تشدد کی عبادات منع ہیں۔ لیکن یہ شہادت بہت مضبوط ہے کہ اہل کتاب کے ساتھ عمدہ برتاؤ کیا جاتا تھا ان کی حفاظت کی جاتی تھی۔ اور اپنی مرضی سے عبادت کرنے کا موقعہ دیا جاتا تھا۔

اہم حقائق:-

بہت سے اہل مغرب اس بات کا اپنی تاریخی کتب کی مدد سے یقین رکھتے ہیں کہ مسلمان وحشی اور بے دین تھے۔ انکے لئے یہ بات سمجھنا بہت مشکل ہے کہ کس طرح سائنس۔ طب۔ حساب۔ جغرافیہ اور فلسفہ کے علوم میں ہماری ذہنی زندگی مسلمان علماء سے متاثر ہوئی ہے۔

وہ مسیحی مجاہدین جنہوں نے بیت المقدس پر مسلمانوں سے لڑنے کے لئے حملہ کیا۔ ان سے محبت، شاعری، مردانگی، جنگ اور حکومت کے نئے نظریات لے کر یورپ واپس آئے۔

یونیورسٹی کے منتوج ہمارا نظریہ بہت حد تک مسلمانوں کا ترمیم کردہ ہے۔ مسلمانوں نے ہی تاریخ کی تدوین کی تکمیل کی۔ اور یونانی علوم سے یورپ کو بہرہ ور کیا۔

اگرچہ اسلام کی ابتداء عرب میں ہوئی۔ لیکن آجکل دنیا کے مسلمانوں کی ایک تھوڑی سی تعداد (سات فی صدی) عرب ہے۔ اور آبادی کے چوتھے حصہ سے کم یعنی ۲۰ فی صدی مسلمان عربی اپنی مادری زبان کے طور پر بولتے ہیں۔

اسلام اکثر مذاہب سے زیادہ ان تمام نسلوں رنگوں اور قوموں کی جو اس میں شامل ہیں اخوت کی تعلیم دیتا ہے۔ غالباً محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جسمانی رنگ بھی وہی تھا جو مسیح علیہ السلام کا تھا۔ ایسا سفید رنگ جو دھوپ سے کسی قدر سانولا ہو گیا ہو۔ لیکن آجکل آپ کے ماننے والے سب رنگوں اور نسلوں پر مشتمل ہیں۔ افریقہ کے سیاہ فام لوگ۔ چین کے زرد رنگ والے ملایا کے خاکستری رنگ کے لوگ۔ اور ترکستان کے سفید لوگ۔

اسلام سنگتراشی کی اجازت نہیں دیتا۔ اور یہ مذہب یہودی مذاہب کی طرح تصویر کشی کو ناپسند کرتا ہے۔ مسجدوں میں بھی صرف صفوں کے لئے نشانات ہوتے ہیں۔ اگر اس مضمون میں بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شبیہہ کو ظاہر کیا جائے تو اس کی تمام کاپیاں اسلامی ممالک میں فوراً ضبط کر لی جائیں گی۔

تاریخ کے بیسیوں دور ہیں جن میں مسلمان اقوام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی اصل تعلیم سے دور پڑ رہی ہیں۔ اگر کوئی شخص اپنی توجہ ان ناپسندیدہ اخلاق والے خلفاء کی طرف منعطف کرے جو ایران یا ترکی میں حکمران رہے ہیں۔ تو وہ آسانی سے اسلام کو ایک ناکام مذہب قرار دے سکتا ہے۔ لیکن ایسے سیاہ دھبے عیسائیت کی تاریخ میں بھی نظر آتے ہیں۔ اگر اس نیکی اور ترقی کی طرف نگاہ کی جائے جو اسلام نے حاصل کی تو اسلام کی مستقل عظمت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

میں اسلام کا مطالعہ کئی سال سے کر رہا ہوں اور مجھے اس بات کی کوئی معقول وجہ نظر نہیں آتی کہ یہ مذہب اور دوسرے مذاہب کیوں آپس میں تعاون نہیں کر سکتے۔ میں جانتا ہوں کہ اسلام میں بعض جنونی آدمی غیر مسلموں کے خلاف جہاد یعنی مذہبی جنگ کا وعظ کرتے ہیں۔ اور وہ اپنے لیڈروں کو اس قسم کی لڑائیاں بھڑکانے کے لئے دھوکے سے قتل بھی کر دیتے ہیں۔ لیکن کوئی معقول مسلمان ایسی باتیں سننے کے لئے تیار نہیں۔ ایسے لوگ موجودہ زمانہ میں زمانہ وسطیٰ کے ان گرم مزاج عیسائی نوابوں کے مثیل ہیں۔ جنہوں نے مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کی قسمیں کھائی ہوئی تھیں۔ زمانہ عنقریب ایسی محدود امزاجی کا علاج کرے گا۔

میں اس بات کی بھی کوئی مستقل وجہ نہیں دیکھتا کہ کیوں مشرق وسطیٰ کے عربوں اور اسرائیل میں عارضی دشمنی قائم رہے۔ گذشتہ طویل زمانہ کی تاریخ بتاتی ہے کہ مسلمان اور یہودی آپس میں مشترکہ مسائل کے لئے تعاون کرتے رہے ہیں۔ یہ درست ہے کہ بار بار مشکلات بھی پیدا ہوئیں۔ لیکن بدترین خلفاء کے زمانہ میں بھی یہودیوں کو بڑے اہم عہدے دیئے گئے۔ اور اسلامی سوسائٹی میں عموماً ان کی مذہبی آزادی قائم رہی۔ آجکل اسرائیل کی حکومت مسلمانوں بالخصوص عربوں کے لئے باعث اشتعال ہے اور عاقبت نااندیشانہ اقدام کا موجب ہو سکتی ہے۔ لیکن جونہی کہ فوری اور ضروری مسائل طے ہو گئے امید ہے کہ مسلمان اور یہودی اسی طرح اتحاد سے رہیں گے جس طرح تیرہ سو سال سے زیادہ عرصہ تک وہ آپس میں رہ چکے ہیں۔

یہ حقیقت دنیا کے لئے بہت اہم ہے کہ اسلام مذہب کی حیثیت سے کمیونزم کے خلاف ہے۔ مسلمانوں میں رہتے ہوئے بعض اوقات میں محسوس کرتا ہوں کہ مسلمانوں کے نزدیک عیسائیوں کی نسبت خدا ایک بہت بڑی حقیقت ہے اور یہ یقین کرنا مشکل ہے کہ مسلمان آسانی سے اپنے مذہب کو اشتراکیت کے سامنے جھکا دیں گے جو خدا تعالیٰ کی ہستی کی منکر ہے۔

اس کے برعکس اسلامی سوسائٹی بعض اعتبار سے سرمایہ داری کی نسبت اشتراکی زندگی کے زیادہ قریب ہے۔ لہذا اگر مغربی اقوام اپنی غیر دانشمندانہ اقتصادی یا سیاسی تحریکات سے اسلامی دنیا کو بیگانہ کر دیں۔ یا حیاں اقتصادی تباہی ڈال دیں۔ تو یہ ممکن ہے کہ بہت سے مسلمان اشتراکیت کو قبول کر لیں۔ اس حالت میں کہ ذہنی طور پر خدا تعالیٰ کے عقیدہ پر قائم رہیں۔

اہل مغرب کو اسلامی دنیا میں بہت سے مسائل در پیش ہیں لیکن لوگوں کی ایک بڑی تعداد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے جو انہوں نے اپنے پیرواں کو فرمایا۔ نرم ہو جائیگی۔

"تم ان لوگوں کو جو اپنے آپ کو عیسائی کہتے ہیں اپنے
سب سے زیادہ محبت کرنیوالے دوست پاؤ گے"۔

سیلاب زدہ علاقوں میں جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے پبلک سیوا کا شاندار کام

قادیان کے نواحی دیہات اور علاقہ بیٹ میں ہزارہا مریضوں اور بے سہارا افراد کی خدمات

(از جناب شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر امور عامہ و خارجہ قادیان)

"خدمت کے بے لوث جذبہ - بے پناہ جوش اور خلوص کے ساتھ جماعت احمدیہ قادیان کی امدادی پارٹی نے علاقہ بیٹ کے تمام دیہات میں جہاں کہ مصیبت زدہ افراد کی امداد اور مریضوں کے علاج کا کام کیا۔ میں جس کا اظہار الفاظ میں مشکل سے کر سکتا ہوں۔ ان لوگوں کی بے غرض خدمت اور سیوا کا کام بے حد شکریہ اور مبارکبادی کا مستحق ہے"۔

علاقہ بیٹ میں ہمارے امدادی کیمپ پھیرو چیچی کے متعلق شری پیارے لال صاحب نائب تحصیلدار کاہنواں نے جو اظہار خوشنودی بحروف انگریزی سپرد قلم فرمایا ہے اس کا ترجمہ اوپر درج کیا گیا ہے ... صاحب موصوف دیہات کے معائنہ اور گرانٹ کی تقسیم کے دوران مختلف اوقات میں علاقہ بیٹ کے دورہ میں ہماری امدادی پارٹی کے کاموں کو بچشم خود دیکھتے رہے ہیں۔

احمدیہ جماعت کی شاندار روایات

ہمارے طبی و امدادی کیمپ پھیرو چیچی نے تقریباً تین ہفتے تیس سے زائد دیہات کے ہزارہا ضرورت مندوں کی امداد اور مریضوں کے علاج کا کام سرانجام دیا ہے۔ جماعت احمدیہ کی ساٹھ سالہ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ ہمارے کام ظاہری نمود و نمائش اور کسی سیاسی یا نیم سیاسی اغراض و منفعت کی آلائش سے پاک ہوتے ہیں۔ بلکہ ہم اسلام اور احمدیت کی مذہبی تعلیم کی بنا پر انسانیت کی حقیقی ہمدردی کے طور پر ضرورت کے موقعہ پر اپنی عملی خدمات کو پیش کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اسی جذبہ کے ماتحت ہماری جماعت علاقہ بہار اور بنگال میں امدادی کام کرتی رہی ہے۔ اسی اصول کے مدنظر مالاکھلی کے مصیبت زدگان کو جماعت نے ہزاروں روپے کی مالی امداد بھجوائی۔ اسی احساس نے ۱۹۴۷ء کے فسادات میں ہمیں مجبور کیا۔ کہ نواحی دیہات سے اجڑ کر ہزارہا مصیبت زدہ لوگوں کو جو قادیان میں اپنی جان بچانے کے لئے آکر خیمہ زن ہو گئے تھے۔ انہیں کئی روز تک اپنے لنگرخانہ سے کھانا اور غلہ مفت تقسیم کیا یہی اصول اب تک کارفرما ہے۔ جس کے ماتحت ہم فسادات سے قبل اور بعد متعدد غیر مسلم بچوں اور بیوہ عورتوں کو صدر انجمن کے خزانہ سے ماہوار امدادی وظائف دے رہے ہیں۔ اور ہمارے خیراتی شفاخانہ سے ہزارہا افراد کا ماہوار بلا معاوضہ علاج کیا جاتا رہا ہے۔ فسادات ۱۹۴۷ء میں خود ہماری جماعت کو بے شمار مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ اور جو لوگ مقامات مقدسہ کی حفاظت اور قادیان کی آبادی کی خاطر یہاں مقیم ہیں۔ ان کے ذرائع آمد ایک لمبے عرصہ سے بالکل مسدود ہیں۔

اگر غیر معمولی مالی مشکلات کے باعث خود ہمارے ذرائع آمد اس قدر محدود نہ ہوتے تو ہم علاقہ کے ہر سیلاب زدہ گاؤں میں ایک علیحدہ امدادی کیمپ کھول کر ایک لمبے عرصہ کے لئے مصیبت زدہ لوگوں کی پوری امداد کرنے کا انتظام کر سکتے لیکن اپنے حالات اور مالی مشکلات کی بنا پر ہم صرف ایک کیمپ موضع پھیرو چیچی میں قائم کر سکے۔

ریلیف کے کام کی حوصلہ افزائی

ہمارے کیمپ کے ورکروں نے گزشتہ تین ہفتوں میں تیس سیلاب زدہ دیہات میں راشن، کپڑے اور طبی امداد پہنچانے کا کام سرانجام دیا۔ گو علاقہ کی ضرورت کے مقابل پر ہماری امداد مالی لحاظ سے بہت ناکافی تھی۔ لیکن ان کی مصیبت اور ضرورت کے وقت جو تدریجی خدمت ہم اپنے بھائیوں کی کر سکے ہیں۔ اسے انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کر کے ہمارے ریلیف کا کام کرنے والے دوستوں کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ جس کی ہمیں خوشی ہے چنانچہ اکثر دیہاتوں کے سرپنچوں اور پنچایت کے ممبروں نے زبانی شکریہ کے علاوہ تحریری طور پر بھی جماعت کی خدمات پر شکرگزاری کے پیغامات ہمیں بھجوائے ہیں۔ طوالت کے خوف سے ان تمام دوستوں کے شکریہ کی تحریرات کو تو یہاں شائع نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ ایسے دوستوں کے نام ذیل میں درج کرتے ہوئے ان کے تعاون۔ قدردانی اور خیر مقدم کا جماعت کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

۱۔ سردار ملنگ سنگھ صاحب ایم۔ ایل۔ سی۔ ایل۔ ایل۔ بی نمبردار و پنچ موضع تلعینی میاں خاں۔

۲۔ ٹھاکر جلوک سنگھ صاحب سرپنچ و سردار امر سنگھ صاحب نمبردار موضع بھاگڑیاں

۳۔ سردار خزان سنگھ صاحب نمبردار و سردار بہادر سنگھ صاحب سرپنچ موضع ملاں والی

۴۔ سردار رنجن سنگھ صاحب و لدر و رسنگھ صاحب نمبردار موضع راجپورہ۔

۵۔ سردار رچھو سنگھ صاحب نمبردار موضع کوٹ خان محمد۔

۶۔ پنڈت دیوان صاحب سرپنچ و سردار جلو سنگھ صاحب ممبر پنچائت موضع خان محمد بھوجکی پور۔ دکھڑ۔ (تحریر شری پیارے لال نائب تحصیلدار کاہنواں)

۷۔ سردار سنگھ صاحب ممبر پنچائت و سردار سنتوک سنگھ صاحب سرپنچ موضع نانو وال

۸۔ سردار بدھ سنگھ صاحب سرپنچ و سردار سنسار سنگھ صاحب ممبر پنچائت موضع عالماں

۹۔ سردار دیوان سنگھ صاحب ممبر پنچائت و سردار جگت سنگھ صاحب موضع چھجرا۔

۱۰۔ سردار سنگھ صاحب و لاب سنگھ صاحب ممبر پنچائت و سردار مان سنگھ صاحب سرپنچ پھیرو چیچی۔

۱۱۔ سردار گیل سنگھ صاحب ممبر پنچائت ٹلووال

قادیان کے نواحی دیہات میں بھی ریلیف کا کام جاری ہے

امدادی کیمپ پھیرو چیچی کے علاوہ اس وقت تک قادیان کے نزدیک کے دس دیہات میں جو نسبتاً سیلاب سے کم متاثر ہوئے ہیں ان میں بھی ہماری طبی امداد پہنچ چکی ہے۔ پروگرام کے مطابق ابھی مزید دس روز تک ان قریب کے دیہات میں مریضوں کے علاج کا سلسلہ جاری رہے گا۔ اور ہمیں امید ہے۔ کہ اس طرح قادیان کے نواحی دیہات کے لوگوں کی طبی خدمت کو بجا لانے کا کام ایک حد تک مکمل ہو جائے گا۔

قادیان خاص میں امدادی کام

قادیان میں گو مکانات کے نقصان کے لحاظ سے ہمارا اپنا ایریا بہت زیادہ متاثر ہوا ہے اور جن مکانوں کی ازسرنو تعمیر یا مرمت کرنی ہے۔ ان کے لئے بہت زیادہ اخراجات اور وقت درکار ہے۔ لیکن جماعتی روایات کے مطابق اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ کے تازہ ارشاد کے ماتحت ہم اس وقت تک قادیان کے بیسیوں غیر مسلم مستحق افراد کو قریباً ساڑھے تین سو روپے کی نقد امداد دے چکے ہیں۔ اور بعض ضرورت مندوں میں کپڑے اور اناج بھی تقسیم کیا گیا ہے۔

ہمارا یہ بھی ارادہ ہے کہ بعض ایسے مستحق غیر مسلم بھائی جن کے مکانات کثرت باراں اور سیلاب کی وجہ سے گر گئے ہوں۔ اور ان کی تعمیر و مرمت کے لئے ان کے پاس کوئی ذریعہ نہ ہو۔ ہم جماعت کی طرف سے ایسے لوگوں کے مکانوں کی مرمت و تعمیر میں امداد کریں۔ اس غرض کے لئے مقامی کانگریس اور میونسپلٹی کے صدر صاحبان کی خدمت میں بھی تحریری درخواست دی گئی ہے۔ کہ وہ مستحق افراد کے نام ہمیں بتائیں۔ تاکہ ہم ان کی امداد کا پروگرام بنا سکیں۔ چنانچہ محلہ دارالرحمت میں ایک دوست سردار جیون سنگھ صاحب کی حقیقی ضرورت کا علم ہونے پر ان کے مکان کی تعمیر کا کام جماعت کی طرف سے شروع ہو چکا ہے۔ اسی طرح اگر کسی اور دوست کے متعلق بھی یہ معلوم ہوا۔ کہ وہ درحقیقت مستحق ہے۔ تو اس کے مکان کی تعمیر میں بھی ضروری امداد کی جائے گی۔

افسران کی طرف سے شکریہ کے پیغامات

امدادی کاموں کی روزانہ رپورٹ ضلع اور صوبہ کے افسران کو بھجوائی جاتی رہی ہے۔ اس سلسلہ میں ہمیں صوبہ کی کانگریس کے جنرل سیکرٹری صاحب مرکزی حکومت کے ہوم منسٹر صاحب۔ اور دیگر کئی افسران کی طرف سے بھی شکریہ کے پیغامات موصول ہوئے ہیں۔ جن میں سے بعض اس پرچہ میں علیحدہ شائع کئے جا رہے ہیں۔

ہماری دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ "خدمت خلق" کی ہماری حقیر کوشش کو قبول فرمائے۔ اور ہمارے ذرائع آمد وسیع فرمائے۔ تاکہ ہم زیادہ سے زیادہ نیکی اور خدمت کے کاموں میں حصہ لے سکیں۔

محترم صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی کا انتقال

یہ خبر نہایت رنج واندوہ کے ساتھ سنی جائے گی کہ جناب صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی ایم۔ اے وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے عین عنفوان شباب میں اسلام کے لئے زندگی وقف کی۔ کچھ عرصہ تک آپ مدرسہ احمدیہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کے ہیڈماسٹر رہے بعد ازاں دو دفعہ آپ اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں تشریف لے گئے۔ اور تقریباً بیس سال تک کامیابی کے ساتھ وظیفہ تبلیغ سرانجام دیتے رہے۔ اور ہر عسر اور تکلیف کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ چند سال قبل جب آپ مراجعت فرمائے پاکستان ہوئے۔ تو ایک مرض کے نتیجہ میں آپ کی ٹانگ کو کاٹنا پڑا۔ جس کے بعد آپ کی صحت خراب ہی رہی۔ اس عرصہ میں بھی آپ ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) کی ادارت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ آپ کی وفات ایک قومی صدمہ ہے۔ اور اس صدمہ کی شدت اسلئے بھی زیادہ محسوس ہوتی ہے کہ سال حال میں اس طرح کے کئی خادمان سلسلہ ہمیں داغ مفارقت دے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے درجات بلند کرے۔ اور ان کے اہل و عیال و اقارب کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ان کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے۔ اس کے پُر کرنے کے سامان پیدا کر دے۔

(ادارہ)

شذرات

مہرشی دیانند جی کی اگنی بجھتی جا رہی ہے

آج سے برس پہلے حضرت مرزا صاحب بانیٔ سلسلہ جماعت احمدیہ نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ کہ سوامی دیانند جی کا قائم کردہ آریہ مذہب زیادہ دیر تک قائم نہ رہے گا۔ اور ابھی لاکھوں لوگ (جن کے سامنے حضرت مرزا صاحب نے یہ شائع کیا) زندہ ہونگے کہ وہ اس بات کو پورا ہوتا دیکھ لیں گے۔ کیونکہ یہ مذہب آسمان سے نہیں۔ یہ بات ہے بھی درست۔ سوامی جی نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ ان کو پرمیشر نے کھڑا کیا ہے۔ حضرت مرزا صاحب کی بات سولہ آنے پوری ہو چکی۔ چنانچہ ایک لیکھک "آریہ ویر" جالندھر کے رشی نمبر میں لکھتے ہیں:۔

"ہاں ایک آریہ سماج ہے کہ جو اس کے بتلائے ہوئے مارگ سے بھٹک کر نہ معلوم کس اندھیرے میں بے سُود ہاتھ پاؤں مارنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس لئے مایوسی اور اُداسی نے آریہ سماجیوں کے دلوں پر اپنا راجیہ کر کے ان کو بے ہمت۔ پست حوصلہ اور اداسین آلسی سا بنا دیا ہے۔ چاہے اسباب کچھ ہی کیوں نہ ہوں۔ مگر اس امر سے انکار نہیں ہو سکتا کہ آریہ سماج کے اس مہان اور اپیوگی کام کی ترقی کی رفتار رکی سی گئی معلوم ہوتی ہے۔ اور آریہ سماجیوں کے دلوں میں آتم اُدھار۔ پرچار اور پریم اور اتساہ۔ جوش و لگن سے سیوا بھاؤ کی جو اگنی مہرشی جگا گئے تھے وہ بجھتی سی جا رہی ہے۔"

(مورخہ ۱۴ نومبر ۵۵ء صفحہ ۱۲)

اسلام کی تیزی سے ترقی کا راز

شریمان پنڈت وشوناتھ جی آریہ اپدیشک گھوگھلی ضلع گورکھپور لکھتے ہیں:۔

"اس وقت دنیا میں اسلام اور عیسائیت کا ڈنکا پڑ رہا ہے اور یہ دنیا میں خوب پھیلے ہیں۔ لیکن ان کی تاریخ کو دیکھا جائے تو پتہ لگتا ہے کہ صرف حکومت کے دبدبے یا تلوار کے زور سے کامیاب ہوئے بھارت میں اسلام مسلمان بادشاہوں کے ساتھ ہی وارد ہوا اور اسی وجہ سے پھولا پھلا۔"

(آریہ ویر جالندھر ۱۴ نومبر ۵۵ء صفحہ ۱)

شریمان پنڈت جی! جب حضرت محمد صلعم نے اسلام کا پرچار شروع کیا اور دس سال تک حضور اور آپ کے ماننے والوں نے ہر قسم کے مظالم جھیلے۔ اس وقت کون سی تلوار اور حکومت ان کے پاس تھی کہ ضعیف، نازک اور غلام اور بچے تک جان کی پرواہ کئے بغیر اسلام قبول کرتے تھے۔ بعد میں انہوں نے وطن چھوڑا۔ جائدادیں ترک کیں۔ دوسرے شہر میں چلے گئے۔ تا امن سے عبادت کر سکیں۔ تب بھی ان کا تعاقب کیا گیا۔ اور ان پر جنگ ٹھونسی گئی۔ کیا ایسے حالات میں بھی وہ مقابلہ نہ کرتے؟ وہ تلوار چلانے والے کس تلوار سے حضرت محمد صلعم کے زیر نگیں ہوئے تھے؟ انڈونیشیا میں جو چند سو سال قبل اسلام آیا اور قریباً ساری آبادی مسلمان ہو گئی۔ اور چین میں ایک کثیر تعداد نے اسلام قبول کیا۔ یہ کونسی تلوار اور کس کی حکومت کے کارہائے نمایاں تھے؟ اگر بھارت کی تاریخ سے آپ نابلد نہیں تو آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ مسلمان صوفیاء کے ذریعہ اسلام ہندوستان میں پھیلا۔

امریکہ کا مشہور ہفتہ وار رسالہ "لائف" ۱۸ ۸/۵۵ کی اشاعت میں لکھتا ہے:۔

"دنیا کی تاریخ میں کسی مذہب نے اس قدر سرعت کے ساتھ ترقی نہیں کی۔ جیسا کہ اسلام نے کی ہے۔ مگر اس کی وجوہ مغربی اقوام کے خیال کے برعکس جنگیں اور تلوار نہیں ہیں۔"

تبلیغی "تنظیم" کے تعلق میں جماعت احمدیہ کا ذکر کر کے اور متعدد تصاویر دے کر لکھتا ہے کہ

"بعض علاقوں میں جہاں پر عیسائی اور مسلمان مبلغین کا مقابلہ ہے وہاں پر عیسائی مبلغین اگر ان میں سے ایک کو عیسائی بناتے ہیں تو اس کے مقابل پر احمدی مبلغین دس افریقنوں کو مسلمان بنا رہے ہیں۔ افریقہ میں اب یہ بات بالکل ظاہر و باہر ہے کہ اسلام کالے لوگوں کا مذہب ہے اور اس کے مقابل پر عیسائیت صرف گورے لوگوں کا مذہب ہے۔"

پنڈت جی! اب فرمائیے۔ کہ احمدیت کی ترقی کون سی تلوار سے ہو رہی ہے؟

ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور

مولانا مودودی صاحب کا فتویٰ

آپ فرماتے ہیں:۔

"ہم کہتے ہیں کہ جو اسمبلیاں یا پارلیمنٹیں موجودہ زمانہ کے جمہوری اصولوں پر بنی ہیں ان کی رکنیت حرام ہے اور ان کے لئے ووٹ دینا بھی حرام ہے۔" (ترجمان القرآن ستمبر ۱۹۴۵ء رسائل و مسائل ۲۴۵)

آپ نے بجا فرمایا۔ آپ کے نزدیک موجودہ حکومت پاکستان بھی غیر اسلامی ہے۔ پھر اسکی اسمبلیوں وغیرہ کی ممبری کیلئے آپ نے اپنے نمائندے کیوں کھڑے کئے؟ کیوں ووٹ دیئے اور دلائے؟ کیا اب فتویٰ بدل دیا گیا ہے؟

صوبہ اڑیسہ میں سیلاب کی تباہ کاریاں!

سیلاب زدگان کی امداد کیلئے جماعت احمدیہ کی خدمات

(رپورٹ از جناب سید محمد احمد صاحب پراونشل امیر جماعتہائے اڑیسہ)

حالیہ کثرت باراں اور سیلاب میں صوبہ اڑیسہ کو بھی شدید نقصان پہنچا ہے ہزاروں دیہات سیلاب کی زد میں آ گئے اور اس کے رہنے والے گھروں۔ کپڑوں اور کھانے پینے کی اشیاء سے بھی محروم ہو گئے بے خانماں لوگوں کو اس مصیبت میں مبتلا دیکھ کر ان کی امداد کے لئے جماعت احمدیہ کی طرف سے ریلیف کا کام شروع کرنے کے لئے ایک میٹنگ طلب کی گئی جس میں نائب پراونشل امیر، پراونشل سیکرٹری مال۔ صدر کٹک ٹاؤن۔ صدر او۔ ایم۔ پی کٹک۔ صدر جماعت احمدیہ کندرہ پاڑہ شریک ہوئے۔ ان کے مشورہ سے مرکز قادیان سے وصول شدہ مبلغ دو سو روپے کی امداد اور مقامی طور پر جمع ہونے والی رقم سے سیلاب زدگان کی امداد کا پروگرام بنایا گیا۔

مورخہ ۷ اکتوبر کو تین وفد امدادی کام سرانجام دینے کے لئے تیار کئے گئے۔ پہلا وفد مولوی سید محمد محسن صاحب۔ مولوی سید غلام حیدر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کٹک و مکرم سید ضیاء الدین صاحب نائب امیر سونگڑہ و میاں رحمت علی صاحب ممبر خدام الاحمدیہ پر مشتمل تھا۔ جو جانب موضع سدانند پورہ۔ پنسودہ بھجوایا گیا۔

دوسرا وفد مولوی سید صمصام علی صاحب۔ مولوی سید فضل عمر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ و میاں محمود احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سونگڑہ پر مشتمل جانب چٹوڑہ کلاش۔ دو بندھا کی طرف بھجوایا گیا۔

تیسرا وفد منشی محمد یوسف خاں صاحب و مولوی سید محمد موسےٰ صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ و منشی سید شہاب الدین صاحب پر مشتمل جانب الٹی بھجوایا گیا۔

جماعت احمدیہ کے مرکز قادیان اور لوکل جماعتہائے اڑیسہ کی طرف سے تین صد روپیہ کے قریب رقم اور معمولی پارچات سیلاب زدہ علاقہ میں تقسیم کئے گئے۔ ہمارے وفود کو دلدل اور کمر کمر تک پانی میں سے گذر کر سیلاب زدہ دیہات میں جانا پڑا۔ لیکن انہوں نے "خدمت خلق" کے جذبہ کے تحت خندہ پیشانی اور تن دہی سے یہ کام سرانجام دیا۔ جماعت احمدیہ کی اس خدمت کو دیکھ کر ہندو اور مسلمان معززین کے علاوہ افسران بھی تعریف کرتے تھے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ خدمتِ خلق اور نیکی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اخبار احمدیہ

قادیان۔ ۱۱ نومبر۔ پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کی امرتسر میں آمد کے موقعہ پر مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر امور عامہ و خارجہ و مکرم ملک صلاح الدین صاحب امرتسر گئے۔

قادیان ۱۲ نومبر۔ مکرم صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب و مکرم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب زیارت قادیان کے لئے تشریف لائے۔ اور علی الترتیب ۱۴ نومبر اور ۱۷ نومبر کو واپس تشریف لے گئے۔

۷ نومبر۔ مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ و مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر امور عامہ و خارجہ امرتسر اور ضلع کانگرس کمیٹی کی مجلس عاملہ میں شرکت کے لئے مکرم ملک صلاح الدین صاحب گورداسپور گئے۔

قادیان ۱۷ نومبر۔ اجتماع خدام الاحمدیہ ربوہ میں شرکت کے لئے یہاں سے دس خدام روانہ ہوئے ہیں۔

قادیان ——— ماہ اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں شری لگو ناتھ صاحب شرما سب انسپکٹر قادیان میں بطور ایس ایچ۔ او بٹالہ سے تبدیل ہو کر آئے ہیں۔ آپ قبل ازیں دہلی جیسے اہم شہر میں کافی عرصہ کام کر چکے ہیں۔ امید ہے کہ آپ کا قادیان میں تبدیل ہو کر آنا علاقہ کے انتظام کو بہتر بنانے کا باعث ہوگا۔

شکریہ اور درخواست دعا

مکرمی سید داؤد احمد صاحب پسر مکرمی ڈاکٹر سید منظور احمد صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس مظفرپور (بہار) نے پاکستان کی "غیر سیاسی ایسوسی ایشن" کے نام اخبار بدر جاری کر دیکے ایک سال کا چندہ مبلغ ۶/- روپے ادا کیا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو اور بھی کار خیر میں حصہ لینے کی توفیق بخشے آمین ——— نیز دوسرے احباب سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی کسی مستحق کے نام بغرض تبلیغ اخبار جاری کر وا کر ثواب حاصل کریں۔

(مینیجر)

ولادت:۔ مورخہ ۱۱ نومبر کو مکرم حافظ الدین صاحب درویش کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالےٰ نومولود کو عمر دراز عطا فرمائے نیز والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

فلسفۂ دعا

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی صاحب فاضل انچارج مبلغ بمبئی

(۲)

خدائے رب العالمین نے اس دنیا میں دو علیحدہ علیحدہ قانون جاری کئے ہیں۔ ایک قضاء و قدر کا قانون ہے۔ جو مادیات کے میدان میں تقدیر عام سے تعلق رکھتا ہے۔ جس کی جزا و سزا اسی دنیا میں ساتھ ساتھ جاری رہتی ہے۔ اور اسی دنیا میں اُس کے نتائج ختم ہو جاتے ہیں۔ اور دوسرا قانون قانونِ شریعت ہے۔ جو اخلاقیات اور روحانیات سے تعلق رکھتا ہے۔ جس کے حقیقی نتائج کے ظہور کے لئے اگلی زندگی اور اگلا جہان مقرر ہے۔ اور خدا کی حکمت ازلی نے ان دونوں قانونوں کے میدانِ عمل کو ایک دوسرے سے بالکل جدا اور آزاد رکھا ہے۔ اگر کوئی شخص قضاء و قدر کے قانون کے ماتحت کوئی غلطی کرے تو اُسے قضاء و قدر کے مطابق سزا ملتی ہے اور اگر کوئی قانونِ شریعت کے ماتحت غلطی کرے تو اُسے قانونِ شریعت کے ماتحت سزا ملتی ہے۔ گویا خدا کی مرکزی حکومت کے ماتحت یہ دو جدا جدا صوبائی حکومتیں قائم ہیں۔ جن کو خدا کی حکمت ازلی نے پراونشل آٹانومی دے کر ایک دوسرے سے آزاد کر رکھا ہے۔ اور جو کوئی بھی جس حکومت کے قانون کو توڑے گا اُس کے مطابق سزا پائے گا۔ اور جو کوئی جتنی جتنی ان دونوں قانونوں کی پابندی کرے گا اُس کے مطابق جزا و انعام پائے گا۔

لیکن یہ امر پیشِ نظر رہے۔ کہ یہ دونوں حکومتیں خدا کی مرکزی حکومت کے تابع ہیں۔ جب انسان خدا سے دعا مانگتا ہے۔ تو وہ گویا دوسرے الفاظ میں خدا کی مرکزی حکومت سے اپیل کرتا ہے اور خدا کی مرکزی حکومت بہر حال ایک بالا حکومت ہے جسے صوبوں کی باہمی آزادی اور اُن کے ایک دوسرے کے مقابل پر دخل دے سکنے کے باوجود حسب ضرورت صوبوں کے کام میں دخل دینے کا حق حاصل ہے۔ اگر خدا کی ہستی کے لئے ایسا اختیار تسلیم نہ کیا جائے۔ تو وہ حقیقتاً خدا ہی نہیں رہتا۔ پس دعا کو عام نیکی مثلاً نماز۔ روزہ پر قیاس کرنا درست نہیں۔ بلکہ یہ خدا کی مرکزی حکومت سے اپیل کا نام ہے۔ اسی لئے حدیث میں آتا ہے " لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ " یعنی قضاء و قدر کے حادثات کو دعا کے سوا اور کوئی چیز نہیں بدل سکتی۔ اس میں اس امر کی طرف اشارہ ہے۔ کہ گو شریعت کی عام نیکی قضاء و قدر کے حادثات کو بدلنے کی طاقت نہیں رکھتی کیونکہ یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے سے آزاد اور جداگانہ میدانوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ مگر دعا کو یہ طاقت ضرور حاصل ہے کہ وہ قضاء و قدر کے حادثات کو بدل دے۔ کیونکہ دعا خدا کی مرکزی حکومت سے اپیل کرنے کا نام ہے اور خدا کو بہر حال اپیل سننے کا اختیار حاصل ہے اور خدا نے دعا کا قانون اسی لئے جاری فرمایا ہے کہ تا دنیا میں اُس کے مالکانہ تصرّف کی شان قائم رہے۔ اور تا نیک فطرت لوگوں کے لئے اُس کے ذاتی تعلق کی طرف ایک ذاتی کشش کا سامان مہیا کیا جائے۔ اسی طرح مصیبت کے وقت صدقہ و خیرات کرنا بھی در اصل دعا ہی کی ایک قسم ہے۔ کیونکہ صدقہ و خیرات سے انسان گویا زبانِ حال سے خدا سے اپیل کرتا ہے۔ کہ اے میرے خدا جس طرح میں تجھے راضی کرنے کے لئے تیرے مصیبت زدہ بندوں کی تکلیف کو دور کرتا ہوں۔ اسی طرح تو بھی میری تکلیف اور میرے دُکھ کو دور فرما اور مجھے اس مصیبت سے نجات بخش۔ تب خدا کی رحمت جوش میں آتی ہے۔ اس کی اپیل منظور ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ قضاء و قدر کی حکومت میں دخل دیتا ہے اور اپیل کنندہ اُس مصیبت و بلاء سے جس میں وہ گرفتار ہوتا ہے۔ نجات پا جاتا ہے پس جب صبر و رضا اور صدق سے دعا کی جائے تو وہ قبول ہو جاتی ہے۔ دعا، صدقہ اور خیرات سے عذاب کا ٹلنا ایسی ثابت شدہ حقیقت ہے۔ جس پر ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کا اتفاق اور کروڑ ہا صلحاء اور اتقیاء اور اولیاء اللہ کے ذاتی تجربے اس پر گواہ ہیں۔ چنانچہ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ دعا کی اِنہی غیر معمولی تاثیرات کے پیشِ نظر نصیحت فرماتے ہیں۔ کہ:۔

" ہر ایک کام کے وقت۔ ہر ایک مشکل کے وقت قبل اس کے کہ تم کوئی تدبیر کرو۔ اپنا دروازہ بند کرو۔ اور خدا کے آستانہ پر گرو۔ کہ ہمیں یہ مشکل پیش ہے اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما۔ تب روح القدس تمہاری مدد کرے گی اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لئے کھولی جائے گی "۔ (کشتی نوح)

نیز فرمایا:۔

بارگاہِ ایزدی سے تو نہ یوں مایوس ہو
مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے
حاجتیں پوری کریں گے کیا تیری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

ایک اور مقام پر بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ "دعا کی فلاسفی" اپنے تجربہ کی بناء پر ان پُر تاثیر الفاظ میں بیان فرماتے ہیں:۔

" دیکھو ایک بچہ بھوک سے بے تاب اور بیقرار ہو کر دودھ کے لئے چلّاتا ہے اور چیختا ہے تو ماں کی پستان میں دودھ جوش مار کر آ جاتا ہے۔ حالانکہ بچہ تو دعا کا نام بھی نہیں جانتا۔ لیکن یہ کیا سبب ہے کہ اُس کی چیخیں دودھ کو جذب کر لیتی ہیں۔ یہ ایک ایسا امر ہے کہ عموماً ہر ایک صاحب کو اس کا تجربہ ہے۔ بعض اوقات ایسا دیکھا گیا ہے کہ مائیں اپنی چھاتیوں میں دودھ محسوس بھی نہیں کرتی ہیں اور بسا اوقات ہوتا بھی نہیں۔ لیکن جونہی بچہ کی دردناک چیخ کان میں پہنچی فوراً دودھ اُتر آیا ہے جیسے بچہ کی ان چیخوں کو دودھ کے جذب اور کشش کے ساتھ ایک علاقہ ہے۔ میں سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری چلّاہٹ ایسی ہی اضطراری ہو۔ تو وہ اُس کے فضل اور رحم کو جوش دلاتی ہے اور اس کو کھینچ لاتی ہے اور میں اپنے تجربہ کی بناء پر کہتا ہوں کہ خدا کے فضل اور رحمت کو جو قبولیت دعا کی صورت میں آتا ہے۔ میں نے اپنی طرف کھینچتے ہوئے محسوس کیا ہے بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ دیکھا ہے ہاں آجکل کے زمانہ کے تاریک دماغ فلاسفر اس کو محسوس نہ کر سکیں یا نہ دیکھ سکیں تو یہ صداقت دنیا سے اُٹھ نہیں سکتی۔ اور خصوصاً ایسی حالت میں جب کہ میں قبولیت دعا کا نمونہ دکھانے کے لئے ہر وقت تیار ہوں "۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۹)

دعا کے بارہ میں بعض وساوس اور اُن کا جواب

وسوسہ ۱۔ بعض لوگ جو دعا کی اہمیت کو نہیں سمجھتے یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ جو امور ہونے والے ہیں۔ وہ تو مقدر ہیں اور اسی طرح جو امور نہیں ہونے والے وہ بھی مقدر ہیں۔ چونکہ ان مقدرات کے خلاف ہرگز نہیں ہو سکتا۔ لہذا دعا بے کار ہے۔

الجواب۔ یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ دنیا کی خیر و شر مقدر سے خالی نہیں۔ مگر قدرت نے اُس کے حصول کے لئے ایسے اسباب مقرر کئے ہیں جن کے صحیح اور سچے اثر میں کسی عقلمند کو کلام نہیں۔ اب اگر کوئی شخص یہ خیال کرے کہ تقدیر کے پیش نظر دوا کرنا یا نہ کرنا بالکل ایسا ہی ہے جیسے دعا کرنا یا نہ کرنا۔ تو کیا کوئی عقلمند انسان اُس کی تائید کرتے ہوئے یہ رائے ظاہر کر سکتا ہے۔ کہ علم طب سراسر باطل ہے۔ اور حکیم حقیقی نے دواؤں میں کچھ اثر نہیں رکھا۔ لیکن جب یہ سب کو مسلّم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دواؤں میں عجیب کی تاثیر رکھی ہے تو گویا خدا تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ اور پیارے بندوں کی توجہ اور خشوع و خضوع سے بھری ہوئی دعاؤں کو فقط مردہ کی طرح رہنے دے گا جن میں ایک ذرہ بھر بھی اثر نہیں۔ کیا یہ ممکن ہے کہ نظام الٰہی میں اختلاف اور خدا کا وہ ارادہ اور مشیت جو بندوں کی بھلائی کے لئے دواؤں میں رکھا گیا ہے۔ وہ دعاؤں میں نہ پایا جائے ہرگز نہیں۔ پس اگرچہ دنیا کی کوئی چیز بھی مقدر سے خالی نہیں۔ مثلاً آگ۔ پانی۔ ہوا۔ مٹی۔ اناج۔ نباتات اور حیوانات و جمادات وغیرہ سب سے انسان فائدہ اُٹھا سکتا ہے اور اُٹھاتا ہے۔ اور یہ سب اشیاء مقدرات میں سے ہیں۔ مگر کیا کوئی یہ خیال کر سکتا ہے کہ یہ سب اشیاء بغیر اُن تمام اسباب کے جو خدا تعالیٰ نے مقرر کر رکھے ہیں اور بغیر اُن راہوں کے جو قدرت نے معیّن کر دیئے ہیں۔ انسان کو حاصل ہو سکتی ہیں ہرگز نہیں۔ پس جس طرح خدا تعالیٰ نے جسمانی اور مادی اشیاء میں ایک تاثیر رکھی ہے اسی طرح دعا جو ایک روحانی اور غیر مادی چیز ہے خدا نے اُس میں تاثیر رکھی ہے۔ اور نظام قدرت جسمانی اور روحانی امور پر حاوی ہے۔

وسوسہ ۲۔ بعض لوگوں کو یہ اعتراض ہے کہ ہزاروں دعائیں نہایت عاجزی اور اضطراری سے کی جاتی ہیں۔ مگر سوال پورا نہیں ہوتا جس کا یہ مطلب ہے کہ دعا قبول نہیں ہوتی۔

الجواب۔ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام اس شبہ کا ازالہ ذیل کے لطیف الفاظ میں فرماتے ہیں:۔

" اگر یہ شبہ ہو۔ کہ بعض دعائیں خطا جاتی ہیں اور اُن کا کچھ اثر معلوم نہیں ہوتا۔ تو میں کہتا ہوں! کہ یہی حال دواؤں کا بھی ہے۔ کیا دواؤں نے موت کا دروازہ بند کر دیا ہے۔ یا اُن کا خطا جانا غیر ممکن ہے؟ مگر کیا باوجود اس بات کے کوئی اُن کی تاثیر سے انکار کر سکتا ہے؟ یہ سچ ہے۔ کہ ہر ایک امر پر تقدیر محیط ہو رہی ہے۔ مگر تقدیر نے علوم کو ضائع اور بے حرمت نہیں کیا اور نہ اسباب کو بے اعتبار کر کے دکھلایا بلکہ غور کر کے دیکھو تو یہ جسمانی اور روحانی اسباب بھی تقدیر سے ہی ہیں مثلاً ایک بیمار کی تقدیر نیک ہو۔ تو اسباب علاج پورے طور پر میسر آ جاتے ہیں۔ اور جسم کی حالت بھی ایسے درجہ پر ہوتی ہے کہ وہ ان سے نفع اُٹھانے کے لئے مستعد ہوتا ہے تب دوا نشانہ کی طرح جا کر اثر کرتی ہے یہی قاعدہ دعا کا بھی ہے یعنی دعا کے لئے بھی تمام اسباب و شرائط قبولیت اسی جگہ جمع ہوتے ہیں جہاں ارادہ الٰہی اُس کے قبول کرنے کا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے نظام جسمانی اور روحانی کو ایک ہی سلسلہ مؤثرات اور متاثرات میں باندھ رکھا ہے "۔ (برکات الدعا صفحہ ۶)

یہ امر بھی ملحوظ خاطر رہنا چاہیئے۔ کہ انسان کا

(باقی صفحہ ۔۔۔ پر)

فلسفہ دعا بقیہ صفحہ ۵

علم ناقص اور اُس کی قوتیں محدود ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ عالم الغیب اور جملہ صفات عالیہ سے متصف ہے۔ وہ ہر چیز کی بھلائی و بُرائی کو اچھی طرح جاننے والا ہے اگر ایک دعا کرنے والا اُس کے حضور میں کسی چیز کے حصول کے لئے دعا کرتا ہے۔ اور وہ چیز خدا کے علم میں اُس کے لئے مفید ہے۔ اور وہ اس کا مستحق ہے۔ تو خدا تعالےٰ اُس کی دعا کو شرف قبولیت بخشتا ہے اور اپنی قدرت کاملہ سے وہ چیز اُس کو عطا فرماتا ہے۔ لیکن اگر ایک دعا کرنے والا کسی ایسی چیز کے لئے دعا کرتا ہے۔ جو خدا کے نزدیک سائل کے لئے خلاف مصلحتِ الٰہی ہے اور اُس چیز کے دینے میں اُس کے لئے کوئی خیر نہیں۔ خدا تعالےٰ اُس بندے کی بھلائی کی خاطر وہ چیز اُس کو نہیں دے گا۔ اس پر ایک بندہ تو اپنے ناقص علم کی بناء پر یہ سمجھے گا کہ میری دعا قبول نہیں ہوئی۔ حالانکہ اگر وہ منظور ہو جاتی۔ تو اُس کا اُس میں سراسر نقصان تھا۔ یہ اُس عالم الغیب خدا کا فضل و رحم تھا کہ اُس نے اُس کو وہ چیز نہ دے کر نقصان و خسارہ سے بچا لیا۔ مثلاً اگر کسی ماں کا پیارا بچہ نہایت الحاح و زاری سے یہ چاہے کہ وہ آگ کا ٹکڑا یا سانپ کا بچہ اُس کے ہاتھ میں دے دے۔ یا ایک زہر جو بظاہر خوبصورت معلوم ہوتی ہے۔ اُس کو کھلا دے۔ تو ایک عقلمند ماں اُس بچے کے اس مطالبہ کو ہرگز تسلیم نہ کرے گی اور بچے کو اُس کی مطلوبہ چیز کا نہ دینا ہی ماں کی طرف سے اُس پر شفقت و احسان ہو گا۔ پس دعا اُس کے بارہ میں خدا تعالےٰ ماں کی محبت سے بڑھ کر اپنے بندوں سے سلوک کرنے والا ہے۔ اگر کوئی چیز جس کے لئے بندہ دعا کرتا ہے خدا تعالےٰ کی نگاہ میں اُس کے لئے مفید و بابرکت ہے۔ تو خدا تعالےٰ اُس کو وہ دے دیتا ہے۔ اور اگر وہ مطلوبہ چیز اُس کے علم میں بندہ کے لئے نقصان دہ ہے۔ تو وہ بندہ کی بھلائی کے لئے اُس کو نہ دے گا۔ بلکہ بسا اوقات اُس کے بدلہ میں اُس کو کوئی اور چیز عطا کر دے گا۔ جس میں اُس کی سراسر بھلائی۔ اُس کی صورت میں بھی بندہ کی دعا رائیگاں نہ گئی۔ وہ مطلوبہ چیز کے شر سے بھی بچ گیا۔ اور اُس کے عوض میں ایک اور مفید اور کارآمد چیز اُس کو مل گئی۔ اور یہ بھی قبولیت دعا کی ایک دوسری صورت ہے۔

خدا تعالیٰ کی جلالی تجلی کی چمک

قہری نشانات کا سلسلہ

(از جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب بقا پوری فاضل قادیانی)

اخبار بدر میں قبل ازیں دو اقساط میں ان نشانات کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے وقتاً فوقتاً آج سے نصف صدی بیشتر اخباروں و رسالوں اور کتب کے ذریعہ سے شائع کئے گئے تھے۔ آج ان کی ایک تیسری قسط پیشِ خدمت ہے۔ اس میں بھی بڑے بڑے زبردست اور غیر معمولی اور دلوں کو ہلا دینے والے نشانات کا ذکر ہے ان نشانات سے بھی آپکی سچائی روزِ روشن کی طرح ظاہر ہے۔ کیونکہ وہ اس رنگ میں پورے ہوتے چلے آ رہے ہیں جس رنگ میں پورے ہونے کا ذکر آپ نے فرمایا تھا۔ چنانچہ غیر معمولی مری پڑنے کے متعلق آپ کو یہ الہام ہوا تھا

"موتا موتی لگ رہی ہے"

(اشتہار الوصیت ۲۷ر فروری ۱۹۰۵ء)

کثرت موت کا الہام اس الہام میں اللہ تعالےٰ نے جانوں کے غیر معمولی نقصان کی خبر دی ہے۔ اور بتایا ہے کہ بہت سی جانیں ضائع ہونگی اس طرح اسی سنہ میں ایک دفعہ پھر الہام سے بتایا "موت دروازہ پر کھڑی ہے"۔ گویا بار بار خبر دیکر اللہ تعالےٰ نے بتایا کہ لوگ اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں۔ اور خدا تعالےٰ کے اس غضب اور قہر سے بچ جاویں جو اس کے بعد ظاہر ہونے والا ہے تجلیاتِ الٰہیہ میں اپنے زور آور حملوں والے الہام کا ذکر کر کے تحریر فرمایا:-

غیر معمولی پانچ دہشتناک زلزلوں کی خبر "پانچ زلزلوں کے آنے کی نسبت خدا تعالےٰ کی پیشگوئی جس کے الفاظ یہ ہیں

"چمک دکھلاؤں گا تم کو اس نشان کی پنج بار"۔

اس وحی الٰہی کا یہ مطلب ہے۔ کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ محض اس عاجز کی سچائی پر گواہی دینے کے لئے اور محض اس غرض سے کہ تا لوگ سمجھ لیں کہ میں اس کی طرف سے ہوں پانچ دہشتناک زلزلے ایک دوسرے کے بعد کچھ کچھ فاصلے آئیں گے۔ تا وہ میری سچائی کی گواہی دیں۔ اور ان میں سے ہر ایک میں ایسی چمک ہوگی کہ اس کے دیکھنے سے خدا یاد آ جائے گا۔ اور دلوں پر ان کا ایک خوفناک اثر پڑے گا اور وہ اپنی قوت اور شدت اور نقصان رسانی میں غیر معمولی ہوں گے جن کے دیکھنے سے انسانوں کے ہوش جاتے رہیں گے۔

معجزات کی غرض یہ سب کچھ خدا کی غیرت کریگی کیونکہ لوگوں نے وقت کو شناخت نہیں کیا۔ اور خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ میں پوشیدہ تھا مگر اب میں اپنے تئیں ظاہر کرونگا اور میں اپنی چمکار دکھاؤں گا اور اپنے بندوں کو رہائی دوں گا اسی طرح جس طرح فرعون کے ہاتھ سے موسیٰ نبی اور اس کی جماعت کو رہائی دی گئی اور یہ معجزات اس طرح ظاہر ہوں گے کہ جس طرح موسیٰ نے فرعون کے سامنے دکھلائے اور خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ میں صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلاؤں گا اور میں اسے مدد دوں گا جو میری طرف سے ہے اور میں اس کا مخالف ہو جاؤں گا جو اس کا مخالف ہے۔

دیوانہ بنانیوالا تہلکہ سو اے سننے والو تم سب یاد رکھو کہ اگر یہ پیشگوئیاں معمولی طور پر ظہور میں آئیں تو تم سمجھ لو کہ میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں لیکن ان پیشگوئیوں نے اپنے پورے ہونے کے وقت دنیا میں ایک تہلکہ برپا کر دیا اور شدتِ گھبراہٹ سے دیوانہ سا بنا دیا۔ اور اکثر مقامات میں عمارتوں اور جانوں کو نقصان پہنچایا۔ تو تم اس خدا سے ڈرو جس نے میرے لئے یہ سب کچھ کر دکھایا۔

خدا چوروں کی طرح آویگا وہ جس کے قبضہ میں ذرہ ذرہ ہے اس سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے وہ فرماتا ہے کہ میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا یعنی کسی جوتشی یا ملہم یا خواب بین کو اس وقت کی خبر نہیں دی جائے گی۔ بجز اس قدر خبر کے جو اس نے اپنے

خدا کی طرف رجوع مسیح موعود کو دے دی یا آئندہ اس پر کچھ زیادہ کرے ان نشانوں کے بعد دنیا میں ایک تبدیلی پیدا ہوگی اور اکثر دل خدا کی طرف کھینچے جائیں گے اور اکثر سعید دلوں پر دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو جائے گی۔ اور غفلت کے پردے درمیان سے اُٹھا دیئے جائیں گے اور حقیقی اسلام کا شربت انہیں پلایا جائے گا۔ . . . .

خدا کا جلالی ظہور وہ اپنی جلالی روشنی میرے ذریعہ سے ظاہر کرے گا۔

وہ پوشیدہ تھا اب میرے ہاتھ سے ظاہر ہو جائے گا اور اس کی چمک سے دنیا بے خبر تھی۔ مگر اب میرے ذریعہ سے اس کی جلالی چمک دنیا کی ہر ایک طرف پھیل جائے گی اور جس طرح تم بجلی کو دیکھتے ہو کہ ایک طرف سے روشن ہو کر ایک دم میں سطح آسمان کو روشن کر دیتی ہے۔ اسی طرح اس زمانہ میں بھی ہوگا۔ خدا تعالےٰ مجھے مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ کہ تیرے سلئے میں زمین پر اترا اور تیرے لئے میرا نام چمکا اور میں نے تجھے تمام دنیا میں سے چن لیا اور فرماتا ہے۔ تعالیٰ

زبردست معجزات ربک نازل من السماء ما یرضیک یعنی تیرا خدا کہتا ہے کہ آسمان سے ایسے زبردست معجزات اتریں گے جن سے تو راضی ہو جائیگا سوان میں سے اس ملک میں ایک طاعون اور دو سخت زلزلے تو آ چکے جن کی پہلے سے میں نے خدا تعالےٰ سے الہام پا کر خبر دی تھی۔ مگر اب خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ پانچ اور زلزلے آئیں گے۔ اور دنیا انکی غیر معمولی چمک کو دیکھے گی۔ ان پر ثابت کیا جائیگا کہ یہ خدا تعالےٰ کے نشان ہیں

منجموں جوتشیوں کی شکست جو اس کے بندے مسیح موعود کے لئے ظاہر ہوئے۔ افسوس اس زمانہ کے منجم اور جوتشی ان پیشگوئیوں میں میرا مقابلہ کرتے ہیں۔ . . . .

مگر خدا فرماتا ہے کہ میں سب کو شرمندہ کروں گا اور کسی دوسرے کو یہ اعزاز ہرگز نہیں دوں گا ان سب کے لئے اب وقت ہے کہ وہ اپنے نجوم یا الہام سے میرا مقابلہ کریں اور اگر کسی حملہ کو اب اٹھا رکھیں تو وہ نامرد ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ میں ان سب کو شکست دوں گا اور میں اس کا دشمن بن جاؤں گا جو تیرا دشمن ہے۔"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۳ تا ۵)

جس طرح خدا تعالےٰ کا یہ ارادہ وقتاً فوقتاً مختلف رنگوں میں پورا ہوتا چلا آ رہا ہے کہ وحی کے مطابق پہلے اور کوئٹہ میں شدید زلزلے آئے اسی طرح آئندہ بھی زلزلے آئیں گے اور خدا کا یہ ارادہ پورا ہوتا رہے گا۔ اور کوئی طاقت اسے روک نہ سکے گی۔ دنیا کے تعلقات رشتے۔ دوستیاں۔ اموال۔ عزتیں اور عہدے کسی کام نہ آئیں گے۔ اور وہ سب دھرے کے دھرے رہ جائیں گے۔ ہر شخص کا معاملہ خدا تعالےٰ کے ساتھ پڑے گا۔ اور اسے اُس کے حضور جواب دینا ہوگا۔

عاقبت کی فکر کریں پس اے وے تمام لوگو! جو دنیا اور پیٹ کی فکر میں پڑے ہو اور خدا کے نشانات کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتے اور زمانے کے انقلابات کے غیر معمولی اثرات سے لاپرواہ ہو۔ اپنی خواب غفلت سے بیدار ہو جاؤ۔ اب بھی وقت نے کافی مہلت دے رکھی ہے۔ کچھ سوچ لو۔ اور اپنی عاقبت کی فکر کرو۔ اور اس دن سے ڈر جاؤ جس دن خدا کے خوف کے سوا کوئی چیز کام نہ آئے گی۔ اور سوائے حسرت اور افسوس کے کچھ بن نہ پڑے گا۔ اور سب ہوشیاریاں اور چالاکیاں بھول جائیں گی۔

جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے ریلیف سیلاب زدگان کے متعلق

خدمات کا اعتراف اور اظہارِ تشکر!

جماعت احمدیہ قادیان کے ریلیف کاموں کے متعلق متعدد سرکاری افسران اور قومی راہنماؤں (لیڈروں) اور ذمہ دار افراد کی طرف سے مسرت اور شکریہ کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان میں سے بعض کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔　　خاکسار ناظر امور عامہ قادیان

ترجمہ چٹھی مورخہ ۹/۱۱/۵۵ از طرف جناب جنرل سیکرٹری صاحب

(۱) پردیش کانگرس کمیٹی پنجاب بنام ناظر امور عامہ قادیان کے نام موصول ہوئی۔

"پیارے ساتھی

آپ کی چٹھی درخہ سات نومبر ارسال کردہ کوائف کے ہمراہ ہمیں ملی ہے۔ اس چٹھی اور اس کے ساتھ والے کاغذات کے مضمون کو ہم نے شکریہ کے ساتھ پڑھا ہے۔ جو قیمتی خدمات آپ کی جماعت سیلاب سے متاثر مصیبت زدہ لوگوں کی کر رہی ہے وہ بہت زیادہ تعریف اور قدر کے قابل ہے ہم ان سرگرمیوں کے لئے آپ کے شکرگذار ہیں۔"　　دستخط جنرل سیکرٹری۔

(۲) ترجمہ چٹھی مورخہ ۹/۱۱/۵۵ از طرف شری اے ڈی پانڈے آئی۔ اے۔ ایس پرائیویٹ سیکرٹری آنریبل ہوم منسٹر صاحب نئی دہلی بنام خاکسار ناظر امور عامہ۔

"محترمی مسٹر اے حمید صاحب

جناب ہوم منسٹر صاحب کے پاس آپ کی چٹھی اور اخبار بدر مورخہ ۷/۱۱/۵۵ کا پرچہ پہنچا ہے جس میں کہ سیلاب زدگان کی امداد کے متعلق جماعت احمدیہ کی سرگرمیوں کا ذکر ہے۔ جناب ہوم منسٹر صاحب نے ان خدمات کے لئے مجھے آپ کا شکریہ ادا کرنے کی ہدایت کی ہے"

جناب پنڈت گورکھ ناتھ صاحب شرما ایم۔ ایل۔ اے صدر کانگرس کمیٹی گورداسپور کا بیان

جناب پنڈت صاحب موصوف مورخہ ۱۳/۱۱/۵۵ کو لالہ دیجیت رائے صاحب کی برسی پر شرکت کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔ اس موقعہ پر مقامی کانگرس کے عہدہ داروں اور سرگرم ورکروں سے انہوں نے جماعت احمدیہ کے امدادی کیمپ کے حالات سنے اور محلہ دار الرحمت میں جو رہائشی مکان سردار جیون سنگھ صاحب جماعت کی طرف سے از سر نو زیر تعمیر تھا اُس کا خود ملاحظہ فرمایا۔ اور مندرجہ ذیل تحریری بیان اخبار بدر میں اشاعت کے لئے دیا۔　　(ناظر امور عامہ)

"سیلاب کی شکل میں اس قدرتی قہر کا مقابلہ کرتے ہوئے جہاں باقی سیلاب زدہ علاقوں میں مختلف سبھا۔ سوسائٹیوں کے ذریعہ ریلیف کا کام ہوا وہاں یہ بات کافی سراہنے کے قابل ہے کہ جماعت احمدیہ نے بھی اپنی گذشتہ روایات کے مطابق علاقہ بیٹ بیاس موضع بھیروچیچی میں اپنا ریلیف کیمپ قائم کر کے گرد و نواح کے سیلاب زدہ لوگوں کو محنت اور ہمدردی سے امداد بہم پہنچائی ہے جماعت کی طرف سے نیشنل سپرٹ کے ساتھ جہاں دیہات میں آٹا۔ کپڑے اور ادویہ سے لوگوں کی مدد کی گئی ہے وہاں قادیان خاص میں بھی مستحقین کو نقد مالی امداد دی گئی۔ اور ایک مشنری سپرٹ اور خدمت خلق کے جذبہ کے ماتحت بعض بے آسرا اور نحیف سجنوں کے مکانوں کی مرمت اپنے ذمہ لے رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ کا یہ کام جہاں قابل ستائش ہے۔ وہاں میں باقی جماعتوں سے بھی توقع رکھتا ہوں کہ وہ ایسے آڑے وقت میں مصیبت زدگان کی تکالیف کو دور کرنے میں کوشش کر کے اپنا فرض ادا کریں گی۔"

دستخط پنڈت گورکھ ناتھ شرما

جلسہ سالانہ پر آنے والوں کے لئے

اعلان ضروری

امسال حالیہ بارشوں کی وجہ سے ہمارے مکانات کثرت سے شکستہ اور ناقابلِ رہائش ہو گئے ہیں۔ اس لئے جگہ کی بہت تنگی ہے۔ لہٰذا اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ گذشتہ سالوں کی طرح امسال مستورات کے ٹھہرانے کے لئے بجائے علیحدہ علیحدہ فیملی کوارٹر مہیا کرنے کے سب مستورات کو ایک ہی جگہ الگ ٹھہرایا جائے گا۔ مکانوں کی تنگی کی وجہ سے مجبوراً یہ انتظام کیا گیا ہے۔ جلسہ سالانہ پر آنے والے دوست جو اپنی مستورات کو ساتھ لائیں اس اعلان کو مدنظر رکھیں۔ تاکہ یہاں آنے کے بعد ان کو تکلیف نہ ہو۔

۲۔ نیز یاد رہے کہ اُن دنوں مشرقی پنجاب میں کافی سردی ہوتی ہے۔ اس لئے موسم کے مناسب بستر (لحاف۔ توشک۔ کمبل وغیرہ) ہمراہ لائیں۔

خاکسار مرزا وسیم احمد افسر جلسہ سالانہ

ٹھاکر پیارا سنگھ صاحب سیکرٹری پنچائت کوٹلی ہرچنداں کا بیان

ٹھاکر صاحب موصوف علاقہ بیٹ کی بہت سی پنچائتوں کے سیکرٹری ہیں۔ انہوں نے مختلف دیہات میں ہمارے امدادی وطبی کیمپ کی سرگرمیاں دیکھی ہیں جن سے متاثر ہو کر انہوں نے شکریہ کا بیان لکھا ہے جو ذیل میں دیا جاتا ہے۔

"جماعت احمدیہ نے اپنا ایک طبی و امدادی کیمپ کئی روز سے موضع بھیروچیچی میں کھولا ہے۔ جہاں سے اردگرد کے متعدد دیہات کے ہزارہا مریضوں اور مصیبت زدوں کی صبح سے شام تک مدد کی جاتی ہے۔ اس امدادی کیمپ کے ورکروں کو میں نے خود کام کرتے دیکھا ہے۔ یہ لوگ صبح سے شام تک پوری دلچسپی سے اور ہمدردی کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ اس کیمپ کے ورکرز روزانہ اردگرد کے دیہات میں جاتے ہیں۔ اور اکثر دیہات میں انہوں نے کپڑے۔ راشن کی بھی امداد بہم پہنچائی ہے۔ میں کیمپ کے ورکرز اور جماعت احمدیہ کے معززین کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔"

مخلص اور غیر مخلص میں فرق

"مخلص اور غیر مخلص میں یہی فرق ہوتا ہے۔ کہ غیر مخلص تنگی کے وقت گھبرا جاتا ہے۔ کہ اسے کیا کرنا چاہیئے۔ اور مخلص یہ کہتا ہے کہ کچھ تنگی خدا نے بھیجی ہے۔ کچھ میں اپنے اوپر اپنی خوشی سے وارد کر لیتا ہوں۔ تاکہ اللہ تعالےٰ کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے۔ اور وہ میری تنگیوں کو دور کر دے"

(حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ)

پس احباب قربانی کرنے میں مالی تنگی کو روک نہ بننے دیں گے تو اللہ تعالےٰ یقیناً ان کو رزق میں کشائش عطا فرمائے گا۔

(ناظر بیت المال قادیان)

تحریک جدید کیا ہے

(۱) یہ تحریک احباب جماعت کو جگانے اور بیدار کرنے کا ذریعہ ہے۔

(۲) یہ تحریک اسلام کو روئے زمین پر قائم کرنے کا ذریعہ ہے۔

(۳) یہ تحریک احباب کے دلوں میں انفاق فی سبیل اللہ کا جذبہ پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔

پس کیا آپ نے اس رنگ میں تحریک جدید سے فائدہ اٹھایا ہے۔ اگر نہیں تو دیر نہ کیجئے۔ اور اپنی اولین فرصت میں چندہ تحریک جدید مرکز میں بھجوایئے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان